

پُر سکون زندگی

گل نواز ایوبی، درجہ خامسہ

کائنات کی ہر ذی روح چیز میں خواہشات کا مادہ ہے چاہے انسان ہو یا حیوان۔ اگر یہ کہا جائے کہ خواہشات کی گھٹی ان کو پلائی گئی ہے تو اس سے انکار ممکن نہیں۔ انسان کی لامتناہی خواہشات میں سے ایک مشترکہ خواہش ایک پُر سکون زندگی کا خواب ہے جس کو پورا کرنے کے لئے بسا اوقات انسان خاکِ شرق و غرب کو بھی چھان لیتا ہے جس کو آج کل کی اصطلاح میں ٹورسٹ سے تعبیر کیا جاتا ہے البتہ یہ ضروری نہیں کہ پُر سکون زندگی کے حصول کے لئے درود کی خاک کو چھان لیا جائے بلکہ بعضوں کو یہ نعمت عظمیٰ اپنے گھروں میں ہی دستیاب ہے۔ اس نعمت عظمیٰ سے مالا مال لوگوں میں اکثریت مذہب اسلام کے قبیعین کی ہے اور اس نعمت سے محروم لوگوں میں اکثریت دین اسلام کے علاوہ ادیان باطلہ کے پیروکاروں کی ہے۔ بے سکونی کا مرض مسلمانوں میں بہت کم پایا جاتا ہے اس لئے کہ مسلمانوں کے پاس حصول سکون کے لئے ایک نسخہ کیما موجد ہے اور وہ ہے شریعت مطہرہ کے مطابق زندگی گزارنا۔

مثلاً جب بھی دل بے چین ہو فوراً اس طبیب کی طرف رجوع کرتے ہیں جو طبیب الاطباء ہے مثلاً: پریشانی کی صورت میں فوراً وضو کر کے قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دی یا نوافل میں مصروف ہو گیا یا ذکر و اذکار میں یا اگر کچھ عبادت بھی نہیں کی بلکہ صرف مسجد میں بیٹھ گیا تو چند ہی لمحوں میں طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے تو مذکورہ صورت میں مسلمانوں کا عبادت کی طرف رجوع کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے جو کہ قرآن مجید میں مذکور ہے:

”الذین آمنوا وتطمئن قلوبہم بذكر الله الا بذكر الله تطمئن

(الرعد ۲۸)

القلوب“۔

یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان پاتے ہیں

سن لو اللہ ہی کے ذکر میں دلوں کا اطمینان ہے۔

گویا کہ مسلمانوں کو چین و سکون کی جو دولت نصیب ہے وہ اختیار اسلام اور اتباع قرآن سے نصیب ہے۔
 رہا یہ سوال کہ غیر مسلم اس نعمت سے محروم کیوں ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انسان چاہے مسلم ہو یا غیر مسلم سب کو عدم سے وجود میں لانے والی ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اس ذات نے انسان کو پیدا کر کے یونہی بیکار رو بے مہار نہیں چھوڑا بلکہ زندگی کے ہر پہلو کی رہنمائی کے لئے اصول و ضوابط مقرر فرمائے جو کتب سماوی میں مذکور ہیں مگر سوائے قرآن مجید کے باقی کتب میں تحریف کی وجہ سے وہ اصول و ضوابط محرف ہو گئے جس کی وجہ سے ان مذاہب کے پیروکار (غیر مسلم) ایک بہترین زندگی گزارنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ قوانین سے رہنمائی حاصل نہ کر سکے اور آج اسی کے حصول یعنی سکون و چین کے لئے دنیا کے کونے کونے میں بٹھک رہے ہیں اور بزبان حال یہ کہنے پر مجبور ہو گئے:

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

خدا تعالیٰ کے وضع کردہ قوانین پر نہ چلنے کی صورت میں ان کے لئے ان کے گھریاں جال صیاد ثابت ہو رہے ہیں ان کے گھروں سے زیادہ تعداد پاگل خانوں کی ہے اس لئے کہ جب پریشانی حد سے بڑھ جاتی ہے تو وہ پاگل خانے ان کا مسکن ٹھہرتے ہیں۔

ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ کے ایک شہر نیویارک میں پاگل خانوں کی تعداد (۱۰۰) سے متجاوز ہے جو ان کی بڑھتی ہوئی پریشانیوں اور بے چینیوں کے لئے ایک واضح دلیل ہے اس کے برخلاف اگر مسلم ممالک کے ایک ملک پاکستان میں ہی پاگل خانوں کی تعداد معلوم کی جائے تو ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیں گے سوائے ایک دو کے تو غیر مسلم ممالک میں یہ بڑھتے ہوئے پاگل خانے یہ اندرونی عذاب کی ہی ایک صورت ہے جو ان کی دہلیز پر دستک دے رہی ہے۔

سورۃ نبأ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا“ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا“۔ (الباق: ۱۱۰)

ترجمہ: ”اور ہم نے رات کو سونے کے لئے بنایا اور دن کو حصول معاش کا ذریعہ بنایا“۔

دن رات جو کہ چوبیس گھنٹوں پر مشتمل ہیں اللہ تعالیٰ نے تغیر الوان کے ذریعے ایسی تقسیم فرمائی کہ ایک حصہ آرام کے لئے وقف ہو گیا اور ایک حصہ حصول معاش کے لئے وقف ہو گیا۔ اور اس تقسیم کو انسان کی فطرت میں رکھ دیا کہ جب سورج نکلتا ہے تو ہر آدمی خود بخود اپنے اندر ایک طرح کی چستی محسوس کرتا ہے جو اس

کو عدم قرار پر برا بیچنے کرتی ہے اور جیسے ہی دن ختم ہوتا ہے، شام کی کالی گھٹائیں ہر چیز کو اپنی بانہوں میں لپیٹ لیتی ہیں۔ قدرتی طور پر انسان کی طبیعت خود بخود آرام و سکون کی طرف مائل ہوتی ہے انسانوں کے ساتھ ساتھ حیوانوں میں بھی یہی ردِ مزہ کا معمول ہے۔

ہر آدمی مذکورہ بالا آیت کو مد نظر رکھ کر اُن اوقات پر پابندی سے عمل پیرا ہو جائے تو زندگی میں بہار آجائے، ہر لمحہ حیات خوشبو سے مہک اٹھے گا، سفینہ حیات تیز و تند موجوں سے نکل کر ساحل پر آگئے گا، مگر ہمیں اپنی زندگیوں میں چین و سکون کی بہار لانے کے لئے خالقِ قدرت کے وضع کردہ نظام حیات کے سانچے میں اپنے انگ انگ کو ڈھالنا پڑے گا اور دن رات کو اس کے مقررہ دائرہ کار میں استعمال کرنا ہوگا۔

محترم قارئین! اگر ہم رب کریم کی اس تقسیم کے خلاف کریں گے یا اس نظام پر چلیں تو سبھی مگر رات کو دیر سے سونے اور صبح دیر سے جاگنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے قانون میں ترمیم کر لیں تو اس کے ہم پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟ ذرا ان پر نظر ڈالتے ہیں:

۱۔ اس تقسیم کے خلاف یا تاخیر کی صورت میں ہمارا دل و دماغ متاثر ہوتا ہے، معمولات زندگی درہم برہم ہو جاتے ہیں، چہرہ مرجھایا ہوا لگتا ہے، ارد گرد کا ماحول الٹا نظر آنے لگتا ہے۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ رب کریم کے صرف ایک قانون میں ترمیم کی صورت میں ہمارے اوپر بے شمار اثرات ظاہر ہونے شروع ہو گئے؟

آئیے عہد کریں!

اگر ہم نے پُر سکون زندگی گزارنی ہے تو ہمیں اپنی زندگی کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے وضع کردہ قوانین، اصول و ضوابط اور ہدایت کی راہوں پر اپنے قدموں کو جمانا ہوگا اور رسول ہاشمی ﷺ کی ہر ہر ادا کو اپنے ظاہر و باطن میں رچانا ہوگا، اس لئے کہ گود سے گور تک ہماری زندگی کی کامیابی کے راز انہی طریقوں میں پوشیدہ ہیں۔

☆☆...☆☆